Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل
روزنامہ — ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲ صفر ۱۳۹۸ھ ۔ ۱۲ صلح ۱۳۵۷ ہش ۔ ۱۲ جنوری ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ صلح ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ بہ
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے مکرم میاں عبدالشکور صاحب کو یکم نومبر ۱۹۷۷ء کو پہلی بچی عطا فرمائی جو محترم میاں عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کی پوتی اور محترم مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا و روس کی نواسی ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی با صحت عمر دے اور اسے والدین کے لئے قُرّۃ العین بنائے۔ آمین

ڈنمارک سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عزیز مطیع الرحمٰن ابن شیخ محب الرحمٰن صاحب مرحوم کا ایک بڑا اپریشن کامیابی سے ہو گیا ہے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے میرے بچے کو جلد از جلد شفا عطا فرمائے۔ آمین

(والدہ مطیع الرحمٰن ۔ کراچی)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

دُنیا کی نجات اسلام کے ساتھ وابستہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"دُنیا میں اسلام کے ذریعہ جو حقیقی انقلاب مقدّر ہے اس کا آغاز تحریکِ احمدیت کے ذریعہ ہو چکا ہے ہمیں کامل یقین ہے کہ ہم محبّت اور پیار کے ساتھ دُنیا کے دل جیت لیں گے ۔۔۔ اب دُنیا کی نجات اسلام ہی کے ساتھ وابستہ ہے جو دُنیا میں کامل ترین اور آخری مذہب ہے"۔

مخلصینِ جماعتِ احمدیہ آپ کو اس مقصد کے حصول کے لئے قربانیاں دینی ہوں گی۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ بھی اسی کی ایک کڑی ہے۔ اسے مضبوط سے مضبوط تر بنائیے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محبوبیّت قبولیت اور ولایتِ حقّہ اب بجز اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہرگز نہیں مل سکتی

آپ کی پیروی سے اندرونی ظلمت دُور ہو جاتی ہے اور محبّتِ الٰہی کا نور انسان کے ہر عضو میں چمک اُٹھتا ہے

"جب ایک انسان سچّے دل سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے اور آپ کی تمام عظمت اور بزرگی کو مان کر پُورے صدق و صفا اور محبّت اور اطاعت سے آپ کی پیروی کرتا ہے یہاں تک کہ کامل اطاعت کی وجہ سے فنا کے مقام تک پہنچ جاتا ہے تب اس تعلقِ شدید کی وجہ سے جو آپ کے ساتھ ہو جاتا ہے وہ الٰہی نور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترتا ہے اس سے یہ شخص بھی حصّہ لیتا ہے تب چونکہ ظلمت اور نُور کی باہم منافات ہے وہ ظلمت جو اس کے اندر ہے دُور ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کوئی حصّہ ظلمت کا اس کے اندر باقی نہیں رہتا اور پھر اس نُور سے قوّت پا کر اعلیٰ درجہ کی نیکیاں اس سے ظاہر ہوتی ہیں اور اس کے ہر عضو میں سے محبّتِ الٰہی کا نُور چمک اُٹھتا ہے تب اندرونی ظلمت بکلّی دُور ہو جاتی ہے اور علمی رنگ سے بھی اس میں نور پیدا ہو جاتا ہے اور عملی رنگ سے بھی نور پیدا ہو جاتا ہے آخر ان نوروں کے اجتماع سے گناہ کی تاریکی بھی اس کے دِل سے کُوچ کرتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ نور اور تاریکی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا ایمانی نور اور گناہ کی تاریکی بھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی اور اگر ایسے شخص سے اتفاقاً کوئی گناہ ظہور میں نہیں آیا تو اس کو اس اتباع سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ آئندہ گناہ کی طاقت اس سے مسلوب ہو جاتی ہے اور نیکی کرنے کی طرف اس کو رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔"

(ریویو آف ریلیجز جلد ا نمبر ۵ صفحہ ۲۰۲)

"جاننا چاہیئے کہ محبوبیت اور قبولیت اور ولایتِ حقّہ کا درجہ ۔۔۔۔ بجز اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا اور سچّے متبع کے مقابل پر اگر کوئی عیسائی یا آریہ یا یہودی قبولیت کے آثار و انوار دکھلانا چاہے تو یہ اس کے لئے ہرگز ممکن نہ ہو گا ۔۔۔ کیونکہ ان کے دل شہادت دے رہے ہیں کہ ۔۔۔۔ انہیں اس سچّے خدا سے کچھ بھی تعلق نہیں کہ جو راستبازوں کا مددگار اور صدیقوں کا دوست دار ہے۔"

(تصدیق النبی صفحہ ۴۵)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط اول

جماعت احمدیہ کے پچاسی ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۷؍دسمبر ۱۹۷۷ء کو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب

اللہ تعالیٰ کے ایک خاص احسان کا ذکر۔ نئی شائع کردہ کتب سلسلہ خریدنے کی تحریک

جماعت احمدیہ کے پچاسی ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۷؍دسمبر ۱۹۷۷ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو روح پرور خطاب فرمایا اس کا مختصر خلاصہ الفضل ۲۸؍دسمبر ۱۹۷۷ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اب اس کا کسی قدر تفصیلی ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

اللہ تعالیٰ کے ایک خاص احسان کا ذکر

حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد تقریر کا آغاز اللہ تعالیٰ کے احسانوں کے تذکرہ سے کیا اور اس ضمن میں اظہار تشکر کے طور پر اس کے ایک خاص احسان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

ہمارا خدا اپنے بندوں پر بے حد فضل کرنے والا اور اپنے بے پایاں احسانوں سے نوازنے والا ہے۔ میں کس منہ سے اللہ تعالیٰ کے کس کس احسان کا ذکر کروں اور وہ زبان کہاں سے لاؤں جس سے اللہ تعالیٰ کے بیشمار اور ان گنت احسانوں پر شکر کا حق ادا ہو سکے۔ وہ تو ہم عاجز انسانوں سے ادا ہو ہی نہیں سکتا۔ اس کے ایک عظیم الشان احسان کا اس وقت ذکر کرتا ہوں۔ کل شام (۲۶؍دسمبر ۱۹۷۷ء کی شام) کی رپورٹ یہ ہے کہ گزشتہ سال کی اس تاریخ (یعنی ۲۶؍دسمبر ۱۹۷۶ء) کو جتنے مہمان ربوہ آئے تھے اُس کے مقابلہ میں امسال بیس ہزار سے زیادہ احباب باہر سے ربوہ پہنچ چکے ہیں اور ابھی مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ اس پر مزید یہ کہ مجموعی طور پر اکتیس ۳۱ بیرونی ملکوں کے احمدی جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ سو گویا اس وقت جلسہ گاہ میں پاکستان کے علاوہ اکتیس ۳۱ ملکوں کے احمدی موجود ہیں، الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ ہم اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے امید رکھتے ہیں کہ آئندہ سالوں میں جلسہ میں شمولیت کرنے والے ممالک کی تعداد بڑھتی چلی جائے گی اور انشاء اللہ العزیز خدائی وعدوں کے بموجب وہ دن بھی آئے گا جب ہر ملک کے احمدی جلسہ سالانہ میں شریک ہوا کریں گے۔

نئی شائع کردہ کتب سلسلہ

بعدہٗ حضور نے مرکزی اداروں اور مختلف ممالک کی جماعتوں کی طرف سے ۱۹۷۷ء کے دوران شائع ہونے والی کتب اور بعض تراجم کا ذکر فرمایا۔ حضور نے اِن کتابوں اور تراجم کا ذکر کرنے سے قبل جماعت کے اہل قلم احباب کو نئی کتب کی تصانیف کے سلسلہ میں ایک بنیادی امر کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

نئی کتب اور تراجم کا ذکر کرنے سے قبل میں کتابیں پڑھنے اور لکھنے والوں کو ایک اصولی امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہمیں قرآن مجید میں یہ دعا سکھلائی گئی ہے کہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا یعنی اے میرے رب میرے علم کو بڑھا۔ یہ دعا فرد کے لئے بھی ہے، جماعت کے لئے بھی ہے، قوموں کے لئے بھی ہے اور نوع انسانی کے لئے بھی۔ اس دعا کا انفرادی طور پر بھی اور جماعتی رنگ میں بھی مانگنا ازبس ضروری ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ علم کی کوئی انتہا نہیں ہے یہ تو ایک ناپیدا کنار سمندر ہے۔ اس کی وجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی صفات غیر محدود ہیں اس لئے دنیا کی ہر شئے پر اللہ تعالیٰ کی غیر محدود صفات کے غیر محدود اثرات پڑ رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں کائنات کی ہر شئے میں نت نئے خواص پیدا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس لئے کوئی مرحلہ ایسا نہیں آ سکتا کہ جب انسان یہ کہہ سکے کہ میں نے کسی شئے کے تمام خواص معلوم کر لئے ہیں اور میں ان پر حاوی ہو گیا ہوں۔ اس لئے انسان کتنا ہی علم کیوں نہ حاصل کر لے اس کا علم محدود اور ناقص ہوتا ہے اور اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ مزید علم حاصل کرنے میں کوشاں رہے۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرآنی دعا رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کے تتبع اور تشریح کے رنگ میں ایک دعا سکھلائی ہے اور وہ ہے رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ یعنی اے میرے رب مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا۔ چونکہ حقائق الاشیاء غیر محدود ہیں اس لئے علم کی تلاش اور حقائق کی دریافت کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔

بسا اوقات انسان اپنی دانست میں ایک بات کا علم حاصل کرتا ہے لیکن آگے چل کر پتہ لگتا ہے کہ اُس نے اپنی عقل کی رُو سے جو بات معلوم کی تھی وہ غلط مفروضہ پر مبنی تھی اس لئے وہ اصل حقائق کے برخلاف ہے۔ اسی لئے انسان اصل حقائق سے پہلو تہی کرتے ہوئے جتنا اپنے علم میں اضافہ کرتا ہے اُتنی ہی اُس کی سابقہ غلطیاں ظاہر ہو کر اس کے سامنے آجاتی ہیں حتّٰی کہ یہ کہنا مشکل ہے کہ انسان دریافتیں اور ایجادات زیادہ کرتا ہے یا اُس پر اپنی غلطیاں زیادہ آشکار ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہم علم میں اضافے اور حقائق الاشیاء کے انکشاف کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے رہیں۔

دنیا میں بالعموم دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ علم کی تلاش تو کرتے ہیں لیکن حقائق کو چنداں اہمیت نہیں دیتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آگے چل کر اُن کا علم جہالت ثابت ہو جاتا ہے۔ حقائق سے پہلو تہی تحقیق کے غلط انداز کو رواج دینے کا موجب بنی ہے اور اسے اسلام کے خلاف تعصّب رکھنے والے سکالرز نے رواج دیا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ اگر کسی موضوع پر سو آدمیوں نے علیحدہ علیحدہ کتابیں لکھی ہیں تو ایک اور آدمی اُٹھتا ہے، کوئی بات ایک کتاب سے لے لیتا ہے اور کوئی بات دوسری کتاب سے لے لیتا ہے اور اس طرح متفرق باتوں یا نظریات کو جمع کر کے ایک نئی کتاب پیش کر دیتا ہے۔ اب یہ تحقیق تو ہے لیکن اس میں حقائق نہیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ بتاتا ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ حقائق کی طرف متوجہ ہو دوسروں کی خلافِ واقعہ باتوں کی طرف دھیان نہ دے اور اُن پر تکیہ نہ کرے۔ اور پھر ساتھ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا رہے کہ اے خدا ہمارے علم میں اضافہ ہی نہ کر بلکہ حقائق سے ہمیں آگاہ فرما۔

احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ مروّجہ تحقیق کے اس پس منظر کو سامنے رکھ کر حقائق پر مشتمل کتابیں لکھیں۔ صحیح خطوط پر تحقیق کو چلانے اور اصل حقائق کی اہمیت کو دنیا سے تسلیم کرانے میں ہمیں ہی کوشش کرنا پڑے گی اور دنیا کو تحقیق کے اصل طریق کی طرف ہمیں ہی لانا ہو گا۔ اس لئے میں احمدی اہل قلم کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ انسانیت کو خطرات سے محفوظ کرنے کے لئے ان میدانوں میں بھی آگے بڑھیں اور رہنمائی کا فرض ادا کریں۔ ہمارے مصنّفین کی کتب تعداد کے لحاظ سے اتنی نہیں ہیں جتنی ہونی چاہئیں۔ ہمارے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے اعلیٰ دماغ تو ہیں لیکن نئی کتابیں لکھنے کی طرف وہ اتنی توجہ نہیں دے رہے جتنی توجہ انہیں دینی چاہیئے۔ بعض کتب کے متعلق مجھے کہا گیا ہے کہ میں احباب کو ان سے استفادہ کی تحریک کروں اب میں ان کی طرف آتا ہوں۔

نظارت اشاعت و تصنیف

کی طرف سے تین کتابیں شائع ہوئی ہیں جو یہ ہیں:۔

۱۔ ایک کتاب انہوں نے "نجات" کے نام سے شائع کی ہے جو تفسیر کبیر میں سے سورہ مریم کی تفسیر کے ایک حصّہ پر مشتمل ہے۔ اور اس میں نجات سے متعلق عیسائیت اور اسلام کی تعلیم کا موازنہ کیا گیا ہے۔

۲۔ "احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک حصّہ اول و دوم" بھی جو قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی لکھی ہوئی ہے اس نظارت نے شائع کی ہے۔

۳۔ مولوی ابو العطاء صاحب (مرحوم) کی کتاب "بہائیت کے متعلق پانچ مقالے" بھی نظارت کی طرف سے دوبارہ شائع کی گئی ہے۔

(باقی)

درخواست دُعا

تمام احمدی بھائیوں اور بزرگوں کی خدمت میں میں نے اپنے بیٹے عزیزم وثیق الرحمٰن کے واسطے آئی۔ ایس۔ سی کے امتحان میں کامیابی کے واسطے درخواست دعا کی تھی۔ الحمد للہ کہ عزیزم وثیق الرحمٰن آئی۔ ایس۔ سی کے امتحان میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اب اس کا ایم۔ بی بی ایس کرنے کا ارادہ ہے۔ احباب کرام دعا جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے اور سلسلہ احمدیہ کا سچا خادم بنائے۔

(خاکسار عبد الواجد (پوسٹ ماسٹر) سندر بن انجمن احمدیہ ڈاکخانہ جتندر و پور ضلع کھلنا (بنگلہ دیش)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیر خاتم النبیین اور بزرگانِ سلف

تقریر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد، بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

(۲)

ان بزرگوں کو قرآن و حدیث پر تدبّر اور کشوف و الہامات کی تجلیات سے جو آسمانی فیض حاصل ہوا اس کی بدولت انہوں نے "خاتم النبیین" کے پُرمعارف حروف کے نیچے پوشیدہ خزانے میں سے ایسے ایسے بیش قیمت اور چمکتے ہوئے لعل، یاقوت، زمرد، الماس اور جواہرات پیش کئے ہیں کہ عقلِ انسانی دنگ رہ جاتی ہے یہ بہت وسیع مضمون ہے جس کی تفصیلات و جزئیات کو یکجا اور مرتب کرنے کے لئے ایک ادارہ چاہیئے جو دنیا کی جدید لائبریریوں سے استفادہ کے علاوہ بغداد، قاہرہ، شیراز، طرابلس، بخارا، حلب، مراغہ اور اندلس کے قدیم اسلامی مراکز کی پرانی کتابوں کا کھوج نکال کر اس پر مزید ریسرچ کرے۔

جہاں تک مجھ ناچیز اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ چاکر اور کفش بردار کا تعلق ہے۔ یہ عاجز ایک ابتدائی اور سرسری تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ امتِ محمدیہ کے مسلّمہ بزرگوں نے تیرہ صدیوں میں مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے "خاتم النبیین" کے تیس معنی بیان کئے ہیں۔ یہ تمام معانی جن سے آنحضرتؐ کے عالی مقام اور آپ کے فیوض و برکات اور انوار و تاثیرات کا کسی حد تک اندازہ ہوتا ہے، قرآن و حدیث ہی سے ماخوذ اور انہی کی لطیف تفسیر ہیں۔ قرآن کامل و مکمل کتاب ہے جو اپنی تفسیر آپ کرتی ہے اور آنحضرتؐ نے کوئی زائد تعلیم ہرگز نہیں دی۔ سب احادیث مجملات و اشارات قرآن کی تفصیل اور کسی نہ کسی آیت کی شرح ہیں اور قرآن سے باہر ہرگز نہیں مگر یہ ایک مستقل مضمون ہے جس کی طرف اشارہ کرنے کے بعد سب سے پہلے ان تیس معانی کا خلاصہ عرض کرتا ہوں جو بزرگانِ امت رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خاتم النبیین کے بیان فرمائے ہیں۔

تیس معنوں کا خلاصہ

۱۔ قیامت میں مقامِ عبودیت پر فائز ہونے والا واحد نبیؐ
۲۔ عالمِ ارواح میں نبیوں پر مہر لگانے والا نبیؐ
۳۔ نبیوں کا سرچشمہ
۴۔ نبیوں کو نورِ نبوّت عطا کرنے والا مشکوٰۃ۔
۵۔ نبیوں کے نبیؐ
۶۔ پہلے نبیوں کو بند اور نئے کمالات کو جاری کرنے والا نبی۔
۷۔ کمالاتِ نبوت کا جامع
۸۔ کمالاتِ خداوندی کا قالب۔
۹۔ کمالاتِ علمی و عملی کا اصل
۱۰۔ سب نبیوں سے افضل
۱۱۔ شفاعت کرنے والا نبی۔
۱۲۔ دعویٰ محبتِ الٰہی کی تصدیق کرنے والی مہر
۱۳۔ حقیقی نبی
۱۴۔ نبیوں کا شہنشاہ اور بادشاہِ ہفت اقلیم
۱۵۔ فیض رسانی میں بے مثال
۱۶۔ مراتبِ کمالاتِ نبوت کا انتہائی مقام
۱۷۔ آخری روحانی عہدہ
۱۸۔ شاہی خزانہ کی مہر
۱۹۔ محافظِ نبوت
۲۰۔ نبیوں کی زینت۔
۲۱۔ کامل راہنما
۲۲۔ پہلی شریعتوں کا ناسخ
۲۳۔ واحد شارع نبی
۲۴۔ ہر شئے وجود کا بانی۔
۲۵۔ آخری مستقل نبی
۲۶۔ آخری شارع نبی
۲۷۔ انسانِ کامل
۲۸۔ نبیوں کا باپ
۲۹۔ نقوشِ نبوت پیدا کرنے والا نبی۔
۳۰۔ فیضانِ خاتمیت کا اکمل ترین ظہور جمالی کی صورت میں ہوگا۔

اب ان معنوں کی تشریح بزرگانِ امت کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں :-

۱۔ قیامت میں مقامِ عبودیت پر فائز واحد نبیؐ:

تیسری صدی ہجری کے نامور عالم ربانی اور صوفی کامل حضرت شیخ عبداللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی رح (متوفی ۳۰۸ھ) کتاب "ختم الاولیاء" صفحہ ۳۳۸ پر فرماتے ہیں:

"بعثه الله على خلقه، بحقيقة قوله تعالى وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ فشهد الله له بصدق العبودية فاذا برز الديّان في جلاله وعظمته، في ذلك الموقف وقال يا عُبيدي انما خلقتكم للعبودة، فهاتوا العبودة! فلم يبق لاحدٍ حسٌّ و لا حركةٌ من هول ذلك المقام الّا محمداً صلى الله عليه وسلم فبذلك القدم (الصدق) الّذي له يتقدم على جميع صفوف الانبياء والمرسلين لانه قد أتى بصدق العبوديّة لله تعالى فيقبله الله منه ويبعثه الى المقام المحمود عند الكرسي فيكشف الغطاء عن ذلك الختم فيحيطه النّور وشعاع ذلك الختم يبين عليه وينبع من قلبه على لسانه من الثناء ما لم يسمع به احدٌ من خلقه حتى يعلم الانبياء كلّهم ان محمداً صلى الله عليه وسلّم كان اعلمهم بالله عزّ وجلّ فهو اوّل خطيب واوّل شفيع فيعطى لواء الحمد ومفاتح الكرم فلواء الحمد لعامة المومنين، ومفاتح الكرم للانبياء ولخاتم النّبوة بعدُ شان عميقٌ اعمق من ان نحتمله۔"

(کتاب ختم الاولیاء صفحہ ۳۳۸)

ترجمہ: خاتم النبوت مخلوق پر خدا کی حجت ہے اس فرمانِ ربانی کے مطابق کہ "وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ" اللہ تعالیٰ نے آپ کے صدق عبودیت کی گواہی دی اور اس وقت جبکہ خدا تعالیٰ اپنی عظمت و جلال کے ساتھ ظہور کرے گا وہ فرمائے گا "اے میرے بندو میں نے تمہیں صرف عبودیت کے لئے پیدا کیا تھا سو تم عبودیت پیش کرو۔ اس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اس مقام کے خوف سے سب بے حس و حرکت ہو جائیں گے (ان پر سکتہ طاری ہوگا) مگر آنحضرتؐ قدم صدق کے باعث جملہ انبیاء و مرسلین کی صفوں کے آگے تشریف فرما ہوں گے اور اللہ تعالیٰ صدق عبودیت کی بدولت آپ کی عبودیت کو شرفِ قبولیت بخشے گا اور اپنی کرسی کے پاس آپؐ کو مقامِ محمود پر سرفراز فرمائے گا۔ پھر اس "ختم" (مہر) سے پردہ اٹھایا جائے گا تو نور آپؐ کا احاطہ کرے گا اور اس "ختم" (مہر) کی شعاعیں آپؐ پر ضوفشاں ہوں گی۔ تب ایک ایسی ثناء کا چشمہ آپؐ کے قلب مبارک سے پھوٹ کر آپؐ کی زبان مبارک پر رواں ہوگا کہ ویسی ثناء مخلوق خدا میں سے کسی نے کبھی نہ سنی ہوگی۔ یہانتک کہ جملہ انبیاء اس حقیقت سے مطلع ہو جائیں گے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے بارہ میں ان سب سے زیادہ عرفان رکھتے ہیں۔ لہٰذا خطیب اول اور شفیع اول کا منصب آپؐ ہی کو عطا ہوگا اور حمد کا جھنڈا اور سخاوت کی چابیاں آپؐ کو دی جائیں گی۔ لوائے حمد عام مومنوں کے لئے ہوگا۔ اور سخاوت کی چابیاں انبیاء کے لئے۔ خاتم النبوۃ کی اتنی بلند و ارفع شان ہے کہ تم اس کے متحمل ہی نہیں ہو سکتے تاہم امید ہے اس کی جس قدر بھی شان بیان کی گئی ہے تمہارے لئے اتنی ہی کافی ہے

یا صاحب الجمال و یا سیّد البشر
من وجہک المنیر لقد نوّر القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

۲۔ عالمِ ارواح میں نبیوں پر مہر لگانے والا نبیؐ:

مسلم سپین کے ممتاز مفسّر و پیشوائے طریقت حضرت ابن عربی رح (متوفی ۶۳۸ھ) "شجرۃ الکون" کے صفحہ ۷ پر اس میثاق کا ذکر کرکے جو ازل میں انبیاء سے لیا گیا تھا فرماتے ہیں:-

"اخذ المیثاق علی تصدیقه

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والتمسك بحبل تحقيقة جلا عروس شريعته على اتباعه وشيعته ثم ختم بنبوته الانبياء وبكتابه الكتب وبرسالته الرسل فمن احتمى بحمى شريعته سلم ومن استمسك بحبل ملته عصم۔" (شجرۃ الکون ص۷)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق اور آپ کی حقیقت کے رستے کو مضبوطی سے پکڑنے کا عہد لیا گیا۔ اس نے آپ کی شریعت کے ... کو آپ کے پیرو اور گروہ پر ظاہر کیا اور آپ کی نبوت سے تمام نبیوں کی نبوت پر، اور آپ کی کتاب سے تمام کتابوں پر اور آپ کی رسالت سے تمام رسولوں پر مہر لگائی گئی۔ پس جس نے آپ کی شریعت میں پناہ لی وہ بچا لیا گیا اور جو آپ کی ملت کا دامن تھامے رہا وہ محفوظ رہا۔

۳۔ نبیوں کا سرچشمہ:

اسلامی ہند کے قطب الارشاد حضرت سید مظفر علی شاہ رح (متوفی ۱۲۹۹ھ) جواہر غیبی ص۳ میں فرماتے ہیں:-

"اند نور او انبیاء پیدا شدند"

ترجمہ: آپ کے نور سے ہی تمام نبی پیدا ہوئے ہیں۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رح (متوفی ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں کہ:-

"خلق من نور ظهره الانبياء والمرسلين"

(الدرر الحسان للسیوطی رح ص۱)

سب انبیاء و مرسلین آنحضرت صلعم کی پشت مبارک کے پسینہ سے پیدا ہوئے۔

۴۔ نبیوں کو نور نبوت عطا کرنے والا مشکوٰۃ:

واقف اسرار قرآنی حضرت محی الدین ابن عربی رح (متوفی ۶۳۸ھ) فرماتے ہیں:-

"وما يراه احد من الانبياء والرسل الا من مشكوٰة الرسول الخاتم"

(شرح فصوص الحکم ص۳۴)

ترجمہ:- (خدا تعالیٰ کو) سارے انبیاء اور رسول خاتم رسل صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے مشکوٰۃ (نبوت) سے دیکھتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رح (متوفی ۱۲۹۷ھ) لکھتے ہیں:-

"تمام کمالات انبیاء کا نشوونما حضرت خاتم کی ذات سے واجب التسلیم ہے۔"

(قبلہ نما۔ ص۶۳)

"دوسرے نبیوں کی نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے فیضیاب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت دنیا میں دوسروں کی نبوت سے فیضیاب نہیں ہے۔"

(انوار النجوم ص۵۲)

اور قطب الارشاد حضرت سید مظفر علی شاہ رح (متوفی ۱۲۹۹ھ) "جواہر غیبی ص۹۳" میں تحریر فرماتے ہیں:-

"ہر نبی کہ بود از آدم تا محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم حملہ نور نبوت از مشکوٰۃ خاتم النبیین گرفتہ۔"

ترجمہ: حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک ہر نبی نے مشکوٰۃ خاتم النبیین ہی سے نور حاصل کیا۔

نیز فرماتے ہیں:-

"کنت نبیاً و آدم بین الماء والطین و اکنون ازیں عالم سفر فرمودند و در عالم تحقیق پیوستند ہم نبی باشند بحکم لا نبی بعدی چرا کہ نبوت حضرت آنجناب جوہر است و نبوت دیگر عرضی بوی قائم"

(جواہر غیبی ص۲۴۴)

ترجمہ: (حدیث ہے) میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے اور اگرچہ وہ (نبی) اس دنیا سے سفر کر کے عالم تحقیق میں چلے گئے پھر بھی لا نبی بعدی کے حکم کے ماتحت وہ نبی ہیں کیونکہ آنحضرت کی نبوت جوہر ہے اور دوسروں کی نبوت عرضی اور آپ کے طفیل قائم ہے۔

حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رح کے فرزند حضرت ابو العباس محمد عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۸۳ھ) یہی فرماتے ہیں کہ:-

"دیگراں چہ انبیاء و چہ غیر شاں ہمہ طفیلی وے اند"

(خزینۃ المعارف)

یعنی دوسرے سب، خواہ وہ نبی ہوں یا غیر نبی ان کی حیثیت حضور کے طفیلی کی ہے۔

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح (متوفی ۱۰۵۲ھ) کا مشہور شعر ہے کہ

"مقصود ذات اوست دگر جملہ طفیل
منظور نور اوست دگر جملگی ظلام"

(ایضاً ص۲)

یعنی آپ کی ذات اقدس ہی مقصود حقیقی ہے باقی سب طفیلی ہیں آپ کا نور ہی اصل ہے اور سب تاریکی ہے۔

آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر (متوفی ۱۲۷۹ھ) نے ختم نبوت کے اسی پہلو پر ان اشعار میں روشنی ڈالی ہے:-

"اے سرور دو کون شہنشاہ ذو الکرم
سر خیل مرسلین رشفاعت گر امم
تو تھا سریر اوج رسالت پہ جلوہ گر
آدم جہاں ہنوز تھیں پردہ عدم"

اس تفسیر کا اصل ماخذ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مشہور حدیث ہے جو حضرت امام احمد، حاکم اور بیہقی نے حضرت عرباض رض سے روایت کی ہے کہ:-

"انی عبد الله فی ام الكتاب لخاتم النبيين و ان آدم لمنجدل فی طينته"

(مسند احمد بن حنبل رح جلد ۴ ص۱۲۸)

ترجمہ:- میں اللہ کا بندہ پہلے اور اس وقت سے ام الکتاب (لوح محفوظ) میں خاتم النبیین ہوں جبکہ آدم ابھی مٹی ہی میں تھے۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رح (متوفی ۹۱۱ھ) نے "خصائص کبریٰ" جلد ۱ میں حدیث "کنت نبیاً و آدم بین الروح والجسد" درج کر کے فرمایا ہے کہ اس کا یہ مفہوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ آپ آئندہ نبی ہوں گے۔ کیونکہ اس سے تو رسول اللہ کی کوئی خصوصیت ثابت نہیں ہوتی وجہ یہ کہ علم خداوندی تو ہر شئے پر محیط ہے۔ پس اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آپ کی نبوت تکمیل و تخلیق آدم سے بھی پہلے تھی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے آنکھ کھولتے ہی عرش الہی پر حضور کا اسم مبارک محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا تھا۔ (خصائص الکبریٰ جلد ۱ ص۶)

۵۔ نبیوں کے نبی:

حضرت امام تقی الدین سبکی رح (متوفی ۷۵۶ھ) فرماتے ہیں:-

"يكون نبوته و رسالته عامة لجميع الخلق من زمن آدم الى يوم القيامة ويكون الانبياء واممهم كلهم من امته فالنبی صلعم نبی الانبياء"

(الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام للسیوطی رح بحوالہ تحذیر الناس ص۳۳)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت ساری مخلوقات کے لئے ہے اور آدم کے زمانہ سے لے کر قیامت تک ہے اور سب نبی اور ان کی امتیں آنحضرت کی امت میں داخل ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کے بھی نبی ہیں۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رح (متوفی ۱۲۹۷ھ) تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے۔ پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہو جاتا ہے غرض جیسے آپ نبی الامت ہیں ویسے ہی نبی الانبیاء ہیں۔"

(تحذیر الناس ص۴)

آپ کا یہ جامع شعر اسی حقیقت پر روشنی ڈالتا ہے:-

"جو انبیاء ہیں وہ آگے تیری نبوت کے
کریں ہیں۔ امتی ہونے کا یا نبی اقرار"

(قصائد قاسمی ص۵)

۶۔ پہلے فیض کو بند اور نئے کمالات کو جاری کرنے والا نبی:

یہ لطیف معنیٰ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ اسد اللہ الغالب رض (شہادت ۲۷ رمضان ۴۰ھ) کے ہیں جنہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کر کے فرمایا:-

"انا خاتم الانبياء وانت يا علی خاتم الاولياء"

ترجمہ: یعنی خاتم الانبیاء میں اور اے علی تم خاتم الاولیاء ہو۔

(افسوس ہے تفسیر صافی کے نئے ایڈیشن میں "خاتم الاوصیاء" لکھ دیا گیا ہے)

بہرکیف "خاتم الاولیاء" حضرت علی المرتضیٰ فرماتے ہیں:-

"الخاتم لما سبق والفاتح لما انغلق"

(نہج البلاغہ۔ رقم ۱۹)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے فیضان کو ختم کرنے والے اور بند کمالات کو جاری کرنے والے ہیں۔

مثنوی حضرت مولانا روم رح دفتر ششم میں ہے کہ:-

"ختم ہائے کانبیاء بگذاشتند
آں بدین احمدی برداشتند"

یعنی جو مہریں پہلے انبیاء علیہم السلام نے کھلی چھوڑ گئے تھے ان کو دین احمدی کی بدولت اٹھا دیا گیا۔

"قفلہائے ناکشادہ مانده بود
از کف انا فتحنا بر کشود"

یعنی (اسرار و رموز کے) بہت سے قفل بے کھلے رہ گئے تھے جو صاحب انا فتحنا کے دست مبارک سے کھل گئے۔

حضرت یوسف الصالحی الشامی رح (متوفی ۹۴۲ھ) نے سبل الہدیٰ والرشاد ص۶۶ پر لکھا ہے کہ:-

"وليصح ان يكون صلى الله عليه وسلم سمی فاتحا لانه فتح الرسل بمعنى انه اولهم فی الخلق او فاتح الشفاعة لقرينة اقترانه باسمه الخاتم"

ترجمہ: یہ بھی صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وجہ سے فاتح کے نام سے موسوم کیا گیا ہے کہ آپ نے ہی رسولوں کا دروازہ کھولا ہے مطلب یہ کہ آپ ہی پیدائش میں سب سے اول تھے۔ حضور ان معنوں میں بھی فاتح ہیں کہ آپ ہی سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے اور آپ کا اسم خاتم اس پر قرینہ ہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء کی مختصر رُوداد

اجلاس پنجم منعقدہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۷ء

(۳)

نائیجیرین وفد کے نمائندہ کی تقریر

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے بعد مکرم وزیری عبدو صاحب آف نائیجیریا نے نائیجیرین وفد کے نمائندہ کی حیثیت سے انگریزی زبان میں مختصر خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے اور مَیں اس کے لئے اُس کا شکر گزار ہوں کہ اس کی توفیق سے مَیں آج یہاں موجود ہوں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے شمار پیشگوئیوں میں سے ایک پیشگوئی وسّع مکانک تاتون من کل فج عمیق (اپنے مکان کو وسیع کر لوگ تیرے پاس دُور دور کی زمین سے آئیں گے) کو پوری ہوتے دیکھ رہا ہوں۔

مَیں نائیجیرین احمدی بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے اس عظیم الشان جلسہ کے موقع پر آپ کے لئے محبت بھرے سلام اور نیک تمنّاؤں کا تحفہ لایا ہوں۔ اس کے بعد مَیں آپ کو یہ خوشخبری سُنانا چاہتا ہوں کہ نائیجیرین جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی طاقت کے مطابق بہت اچھا کام کر رہی ہے اور ہر لحاظ سے ترقی کر رہی ہے۔

قبل ازیں آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ یوروبا زبان میں مکمل ہو کر طبع ہو چکا ہے اور ایک سال کے اندر اندر اس کا پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے۔ دوسرا ایڈیشن پہلے سے زیادہ خوبصورت شکل میں طبع کرانے کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ یوروبا زبان میں شائع ہونے والے ہمارے ترجمہ قرآن کی مقبولیت اس امر سے زیادہ نمایاں ہو جاتی ہے کہ جب یہ ترجمہ شائع ہوا تو مخالفین کی طرف سے یہ پروپیگنڈا کیا گیا کہ یہ ترجمہ غلط ہے اور آیات کے مفہوم کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ اس طرح لوگوں کے دلوں میں یہ بدگمانی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی لیکن لوگوں کا فیصلہ یہی تھا کہ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے شائع ہونے والا ترجمہ ہی سب سے بہتر ہے۔

آپ نے فرمایا۔ ہماری جماعت ہَوسا زبان میں بھی قرآن کریم اور دوسری اسلامی کتب کا ترجمہ شائع کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہَوسا زبان افریقہ کے مغربی ساحل پر آباد ملکوں کی ایک مقبول زبان ہے۔ مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم کی نمائشیں جو جماعت کی طرف سے منعقد کی گئیں بڑی کامیاب رہی ہیں۔ نئی مساجد کی تعمیر کا کام بھی بڑی سرعت اور تنظیم کے ساتھ جاری ہے اور فاق نائیجیریا کے مختلف علاقوں میں ہر سال کئی نئی مساجد کا اضافہ ہو رہا ہے۔

آپ نے فرمایا۔ اپنے اس مختصر خطاب کو ختم کرنے سے پیشتر مَیں ان بھائیوں اور بہنوں کو جو دنیا کے دوسرے ممالک سے اس عظیم جلسہ میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائے ہیں خوش آمدید کہتا ہوں۔ وہ ان علاقوں سے تشریف لائے ہیں۔ جہاں پر وہ مخالفت کا دباؤ اور دیگر مشکلات کو برداشت کرتے ہوئے احمدیت اور اسلام کا عملی نمونہ پیش کر رہے ہیں ایسے احباب کیلئے میرا خصوصی پیغام یہ ہے کہ قرآن کریم ایسی مثالوں سے بھرا پڑا ہے جبکہ آپ سے پیشتر مختلف لوگوں اور قوموں کو انہی حالات سے واسطہ پڑا تھا جن سے آپ لوگ اس زمانہ میں گزر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر فرعونِ مصر کی بیوی کو جو نہایت پاکباز، خدا رسیدہ اور خدا ترس خاتون تھیں۔ فرعون اور اس کی کافرانہ حرکات برداشت کرنا پڑیں۔ اس فرعون کا کیا حشر ہُوا، وہ تباہ ہو گیا اور ملک مصر میں جہاں وہ ظلم کیا کرتا تھا آج اسلام کا آفتاب چمک رہا ہے قرآن کریم نے اس خاتون کو اور حضرت مریم علیہا السلام کو مومن لوگوں کے لئے مثال کے طور پر پیش کیا ہے۔

اس واقعہ سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ جس طرح فرعونِ مصر کی بیوی نامساعد حالات میں بھی اللہ تعالےٰ کی اطاعت گزار رہیں اور آخر کار وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئیں اسی طرح آپ لوگ بھی جو اس جلسہ میں اپنے اپنے ملکوں کی نمائندگی کر رہے ہیں اپنے مقاصد میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہوں گے اور اسلام ان ممالک میں جماعت احمدیہ ہی کے ذریعہ پھیلے گا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پیشگوئی یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور ابھی تیسری صدی پوری نہیں ہوگی کہ دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا یعنی اسلام اور ایک ہی پیشوا ہوگا یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ جو لوگ مزید مطالعہ میں دلچسپی رکھتے ہیں مَیں ان کی توجہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب "نظامِ نو" کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔

آخر میں مَیں آپ کو مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔اے امیر و مبلغ انچارج نائیجیریا اور دوسرے مبلغین کرام کا سلام پہنچاتا ہوں۔

السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

(باقی)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میری والدہ اہلیہ سید علی احمد شاہ صاحب انبالوی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (سید شاہ امیر احمد ربوہ)

۲۔ برادرم مبشر احمد صاحب آف فیصل آباد لمبے عرصہ سے ملازمت کے سلسلہ میں پریشان ہیں احباب جماعت سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد انوار الحق گنج مغلپورہ۔ لاہور)

۳۔ میرا داماد جمیل محمد ٹیلرز برادر گول بازار ربوہ عرصہ ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ علیل ہے کمزوری کافی ہو چکی ہے۔ احباب صحتِ کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

۴۔ میرے دوست سیٹھ غلام حیدر صاحب بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ نیز میری بیوی حفیظ بیگم بھی اکثر بیمار رہتی ہیں۔ دوست ہر دو کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحتِ کاملہ شفاء عاجلہ بخشے۔ نیز میرے بچوں کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو نیک، صالح اور خادمِ دین بنائے۔ آمین (محمد نواز گورایہ۔ فیروز والہ۔ گوجرانوالہ)

۵۔ میری والدہ محترمہ بیگم قاضی رشید احمد صاحب ارشد مرحوم عرصہ سے ربوہ میں علیل ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل صحت یابی اور جملہ پریشانیاں دور ہونے کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔
(امین الرشید ہاشمی۔ لاہور)

۶۔ میری دادی اماں اہلیہ حضرت مرزا برکت علی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام چند روز سے سخت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مرزا حمید احمد کراچی ۳۱)

۷۔ تین سال سے بعارضہ فالج بیمار ہوں۔ احباب سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد صدیق خان دھوبی گھاٹ۔ ریلوے کالونی لاہور)

۸۔ خاکسار کے بازو پر ایک انجکشن چار ماہ ہوئے خراب ہو گیا ہے ابھی تک آرام نہیں آیا۔ نیز میرے لڑکے ناصر احمد کے بازو کی ہڈی سائیکل سے گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔
(محمد اقبال۔ جماعت احمدیہ پھیرو چیچی۔ تھرپارکر سندھ)

۹۔ خاکسار کی والدہ محترمہ ان دنوں سخت علیل ہیں اور گنگا رام ہسپتال میں زیر علاج ہیں احبابِ جماعت سے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔ (ملک مبارک احمد ۳/۸۴ مغلپورہ۔ لاہور)

۱۰۔ میرا بھانجا محمد شفیق ابن محمد منیر صاحب گورایہ چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہے اور سروسز ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، آمین۔ (محمد شریف ۱/۷ دار الصدر شمالی ربوہ)

۱۱۔ رانا محمد منصف خان صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر دار الیمن ربوہ انفلوانزا کی وجہ سے بیمار رہیں۔ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (رانا محمد سلیم خان ربوہ)

۱۲۔ مکرم پروفیسر افضال احمد صاحب منیر بہاولپور کی اکلوتی بچی شازیہ منیر جلسہ سالانہ پر ربوہ میں شدید بیمار ہو گئی تھی جسے تاحال مکمل صحت نہیں ہوئی صحتِ کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری ماڈل بہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماءاللہ کا شعبہ خدمتِ خلق

لجنہ اماءاللہ کا ایک اہم شعبہ خدمتِ خلق کا ہے۔ اسلام کی تعلیم کے دو ہی بڑے ستون ہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بنی نوع انسان سے ہمدردی۔ ایک احمدی مسلمان کو یہ دونوں فرض ہی احسن طور پر بجا لانے چاہئیں۔ لجنہ اماءاللہ کی ہر ممبر کا فرض ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنے دائرۂ خدمت کو وسیع کرے اور لجنات کو چاہیئے کہ وہ اجتماعی طور پر خدمتِ خلق کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اس سلسلہ میں تمام لجنات کے لئے چند ہدایات درج کی جاتی ہیں تا سالِ رواں میں کام کرنے اور رپورٹ بھجوانے میں آسانی رہے۔

۱۔ چندہ خدمتِ خلق صرف صاحبِ استطاعت خواتین سے لیا جائے اس کا نصف مرکزی لجنہ کو بھجوائیں نصف مقامی لجنہ مستحقین پر خرچ کرے۔ اپنا دائرۂ خدمت بلا امتیاز مذہب ہر ضرورت مند تک بڑھائیے۔

۲۔ اپنی رپورٹوں میں ذاتی صدقات اور ذاتی امداد کا ذکر نہ کریں صرف لجنہ کی تنظیم کے ماتحت اجتماعی طور پر جو کام ہو مثلاً چندہ جمع کر کے مستحقین کی مالی امداد، طلباء کو کتب خرید کر دینا، مستحق بچیوں کی شادیوں میں حصہ لینا، سردیوں میں لحاف، گرم کپڑے وغیرہ مہیا کر کے دینا، مریضوں کے علاج پر خرچ کرنا۔ فضلِ عمر ہسپتال کو نادار مریضوں کے علاج کے لئے چندہ اکٹھا کر کے بھجوانا۔ مد امداد طلباء میں چندہ بھجوانا وغیرہ۔

۳۔ ابتدائی طبی امداد کا ذکر شعبہ خدمتِ خلق کی بجائے شعبہ صحتِ جسمانی میں کیا جائے

(صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ)

اعلاناتِ دار القضاء

۱۔ مکرم منور احمد صاحب نعیم محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مولوی تاج الدین صاحب وفات پا چکے ہیں قطعات ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲ رقبہ چار کنال واقع محلہ دار الرحمت وسطی والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل ورثاء بھی ہیں:۔

(۱) بشیرہ بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم (۲) اقبال بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم (۳) مبشر احمد صاحب (۴) مظفر احمد صاحب نعیم (۵) مظہر احمد صاحب نعیم پسران مرحوم (۶) محمودہ بیگم صاحبہ (۷) خالدہ مبارکہ صاحبہ (۸) مبشرہ صالحہ صاحبہ (۹) طاہرہ ناہید بیگم صاحبہ دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ پلاٹس مذکورہ ہم تمام ورثاء مرحوم میں بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

۲۔ مکرم محمد احمد صاحب یحیٰ ایم اے۔ بی ایڈ ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری فیروز احمد صاحب ولد شہاب الدین صاحب وفات پا چکے ہیں قطعہ ۲/۱۲ واقع محلہ دار النصر رقبہ ایک کنال سید غلام احمد صاحب اور میرے والد صاحب مرحوم کے نام مشترکہ الاٹ ہے۔ میں مرحوم کا واحد وارث ہوں لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء)

گمشدہ کنستر

جلسہ سالانہ سے واپس جاتے ہوئے جب ہم ۲۸/۱۲ کو سرگودھا ایکسپریس پر جو لاہور جا رہی تھی صبح سات بجے سوار ہوئے تو ایک کنستر جس میں کچھ سٹین لیس سٹیل کے اور کچھ دوسرے برتن تھے اور جسے پینٹل کا چھوٹا تالہ لگا ہوا ہے یا تو کسی دوسرے ڈبہ میں غلطی سے رکھ دیا گیا یا ہم سے سانگلہ ہل اترتے ہوئے گاڑی میں رہ گیا۔ اگر اس کے متعلق کسی دوست کو علم ہو تو مجھے اطلاع دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

(پیر سلطان احمد چیف بکنگ کلرک ریلوے اسٹیشن سانگلہ ہل)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ عزیزہ امۃ الجمیل صاحبہ بنت مکرم کیپٹن محمد اکبر صاحب ساہی چک ۳۵۴ ج ب قادر آباد ضلع فیصل آباد کا نکاح بعوض مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر ہمراہ مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب باجوہ ابن مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب باجوہ ساکن محمود پور چک 5/5-L ضلع ساہیوال مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے ۲۹/۱۲/۷۷ کو دفتر اصلاح وارشاد میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار اقبال سعید ساہی ۳۵۴ قادر آباد فیصل آباد)

۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۷ء کو میرے بیٹے عزیزم عبدالرشید خالد کا نکاح عزیزہ کوثر پروین بنت مکرم ملک عطا محمد صاحب اعوان ساکن شورکوٹ شہر کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ بابرکت فرمائے۔ آمین

(خاکسار شیخ عبدالرحیم ایجنٹ "الفضل" جہلم)

ربوہ میں چوری کی بڑھتی ہوئی وارداتیں

ربوہ میں گذشتہ کچھ عرصہ سے متواتر چوری کی وارداتیں ہو رہی ہیں اور وارداتوں کا یہ سلسلہ بڑھتا چلا جا رہا ہے چنانچہ ۸-۹ر جنوری کی درمیانی شب کو تین جگہ وارداتیں ہوئیں اور تینوں جگہ کاریں کوٹھیوں میں سے نکالی گئیں۔ ان میں سے ایک تو گیراج کا تالہ توڑ کر نکالی گئی اور باقی دو گیٹ کھول کر نکالی گئیں اور پھر انہیں مختلف مقامات پر چھوڑ دیا گیا۔ اسی شب کو اندازاً پانچ بجے صبح گول بازار میں چار افراد کو مشتبہ حالت میں پھرتے دیکھا گیا جب ان میں سے ایک کو پکڑا گیا تو اس کے ساتھیوں نے فائرنگ کر کے اسے چھڑا لیا اور پکڑنے والے کو زخمی کر دیا جس سے اس کی بائیں ٹانگ ٹخنوں کے اوپر سے ٹوٹ گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ تاحال اس سلسلہ میں کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ جلسہ سالانہ سے قبل بھی ربوہ سے ایک کار چوری ہو گئی تھی جو الحمدللہ مل گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کار چور گروہ سرگرم عمل ہے۔ پولیس سراغ لگانے میں مصروف ہے امید کی جاتی ہے کہ پولیس سراغ لگانے اور مجرموں کو پکڑنے میں کامیاب ہو جائے گی۔

روزانہ رات کو پولیس کے پہرے اور گشت کے باوجود بڑی دیدہ دلیری سے یہ وارداتیں ہو رہی ہیں جو کہ بہت ہی افسوسناک ہیں۔ ہمیں توقع ہے کہ آئندہ کے لئے ایسی وارداتوں کی روک تھام کے لئے پولیس مؤثر کارروائی کرے گی۔

دعائے مغفرت

میرے والد عزیزم سید خلیل احمد صاحب کے والد مکرم حافظ سید باغ علی صاحب ساکنہ معین الدین پور گجرات بعمر ۸۷ سال ۷/۱ کو فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ۱۹۲۸ء میں بیعت کی تو عرصہ ۸ سال تک مخالفت کا مقابلہ جوانمردی سے کرتے رہے معمولی سا بخار جان لیوا ثابت ہوا اور ۸ر جنوری کو ان کے صاحبزادے سید بشیر احمد صاحب وغیرہم ویگن میں ان کا تابوت ربوہ لائے جہاں بعد نماز عصر مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر خاکسار نے دعا کرائی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار سید احمد علی
نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴